احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

اگست ۱۹۹۲ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

پبلشر
پرنٹر
مطبع
مقام

ماھنامہ

انصار اللہ

ربوہ

اگست سنہ ۱۹۹۲ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین نازؔ

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:- قاضی منیر احمد

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصار اللہ

دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اِس شمارہ میں

جلد نمبر ۳۳

شمارہ نمبر ۸

شرحِ چندہ

پاکستان ——— تیس روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ ——— تین روپے

درس الحدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور غزوات

(محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔اے۔ ایم لٹ (آکسن)

حضرت مصطفیٰ کی بات ہو تو عشق کی بات ہوتی ہے۔ میں تو ایک عاشق زار تھا جو اپنے محبوب کی تلاش میں نکل پڑا۔ کبھی چھپ کر اس کو مکہ کی گلیوں میں پھرتے دیکھا۔ اور کبھی مدینہ کے کوچوں میں۔ کبھی اسے خدا کے گھر میں عبادت کرتے پایا تو کبھی مسجد نبوی میں نماز پڑھاتے اور کبھی اس کی راتوں کی عبادت نے اور اس کی اپنے مولا کے حضور آہ و بکا نے مجھے تڑپایا۔ کبھی اس کی مجلس میں حاضر ہوا تو اس کی خاموشی میں اس کی آنکھوں کا درد بھی دیکھا۔ کبھی اس کی مسکراہٹ نے مجھے گھائل کیا۔ کبھی اس کی گفتگو نے میری زندگی میں سازینے بھر دیئے۔ کہیں اس کے حرف حرف نے اور کہیں اس کی ہر ہر نگاہ نے مجھے ہزار ہزار زندگیاں بخش دیں میں نے اس کے درد کو بھی محسوس کرنے کی کوشش کی اور اس کی مسرتوں کے راز کو بھی سمجھنا چاہا میں دیوانہ تھا بے اختیار میدان جنگ میں بھی اس کے پیچھے نکل پڑا۔ اور پھر میں نے عجیب عجیب نظارے دیکھے لیکن پہلے میں مسجد نبوی میں رکا تو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی۔

(عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔ (بخاری کتاب الجهاد)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مومنوں میں سے ایسے مرد نہ ہوتے جو یہ بات پسند ہی نہیں کرتے کہ میں کسی جنگ میں جاؤں اور وہ میرے ساتھ نہ ہوں اور پیچھے رہ جائیں لیکن میں ان سب کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا کیونکہ میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ انکو سوار کر سکوں اگر ایسے لوگ نہ ہوتے اور مجھے ان کے

جذبات کا احساس نہ ہوتا تو میں کسی جنگی مہم جس میں تم (میرے بغیر) لڑتے ہو میں اس سے پیچھے نہ رہتا اور ہر جنگ میں شامل ہوتا اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس بات سے محبت کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں یہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے۔

ہاں تو میں دیوانہ عجیب نظارے کرتا رہا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا اِلَّا نَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتّٰى اَصْبَحَ۔

(احمد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن ہماری فوج میں سوائے حضرت مقدادؓ کے اور کوئی گھوڑ سوار نہیں تھا۔ رات کا وقت تھا میں نے اپنے گرد اسلامی لشکر پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سب سو رہے ہیں ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاگ رہے ہیں۔ آپ جاگتے رہے ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَنَدَّتْ مِنَّا نَادَّةٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَبَدَرَتْ مِنَّا بَادِرَةٌ) اَمَامَ الصَّفِّ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَعِيْ مَعِيْ۔

(احمد)

حضرت ابو ایوبؓ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن ہم میں سے ایک شخص صفوں سے آگے ہو گیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھ سے آگے ہو کر نہ لڑو میرے ساتھ ہو کر لڑو۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرُ مَا صَنَعَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ رَجَعْتُ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَاتَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذَالِكَ فَفَتَحَ اللّٰهُ

عَلَيْهِ۔ (جامع الاصول)

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جنگ بدر کا دن آیا اور جنگ شروع ہو گئی تو میں کچھ تھوڑا سا لڑا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور دیکھا کہ حضور سجدہ میں ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں کہ **یا حی یا قیوم برحمتک استغیث** اے حی قیوم خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دیکر تجھ سے مانگتا ہوں۔ تیرے حضور فریاد کرتا ہوں کہتے ہیں پھر میں لڑنے چلا گیا اور کچھ دیر لڑنے کے بعد واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کا وہی حال ہے سجدہ میں ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے حی قیوم خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دیکر تجھ سے فریاد کرتا ہوں پھر میں لڑنے کو واپس لوٹا اور کچھ دیر لڑنے کے بعد واپس آیا تو حضور سجدہ میں ہی تھے اور یہی دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ خدا نے ہمیں فتح دے دی۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

(مسلم باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

حضرت جندبؓ بن سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی زخمی ہو گئی اور اس سے خون بہہ پڑا تو آپ نے فرمایا۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

اے انگلی تیری کیا حقیقت ہے۔ میں تو اپنی جان کا نذرانہ دینے آیا تھا تو تو صرف ایک انگلی ہے نا! جو خدا کی راہ میں زخمی ہو گئی۔

عَنْ (اَبِيْ حَازِمٍ) اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَسْكُبُ

عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا
كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ
اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ اَنَسٍ " وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ
وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ "

(مسلم غزوۃ احد)

ابوحازم کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات سہل بن سعد سے اس وقت سنی جب ان سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں ملنے والے زخموں کے بارہ میں پوچھا گیا سہل بن سعد بتاتے تھے کہ جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ آپ کے اگلے دانت ٹوٹ گئے۔ اور آپ کا خود ٹوٹ گیا (جس کی وجہ سے سر مبارک پر بھی زخم آیا)

حضرت فاطمہؓ بنت رسول آپ کے زخم دھوتی تھیں اور علیؓ ابن ابی طالب ڈھال سے اس پر پانی ڈالتے تھے لیکن حضور کا خون نہیں تھمتا تھا جب حضرت فاطمہ نے یہ حالت دیکھی کہ جتنا پانی ڈالتی ہیں اتنا خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیکر اس کو جلایا اور جب وہ راکھ ہو گیا تو یہ راکھ حضور کے زخم میں بھر دی تب حضور کا خون رک گیا اور حضرت انس کی ایک روایت میں ہے کہ حضور کے چہرے پر خون بہہ رہا تھا حضور خون اپنے چہرے سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے

رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اے میرے رب میری قوم کو بخش دے کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ
وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ

وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا

قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ

اِنَّ الْمَلَا قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

(مسلم غزوة الاحزاب)

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب سے سنا کہ جنگ احزاب کے موقع پر جب خندق کھودی جا رہی تھی تو حضور ہم خدام کے ساتھ مل کر مٹی اٹھا اٹھا کر لے جاتے تھے مٹی حضور کے جسم پر گرتی تھی اور حضور کے بطن مبارک کی سفیدی گرد سے اٹ گئی تھی حضور مٹی اٹھاتے جاتے تھے اور شعروں میں کہتے جاتے تھے۔

کہ اللہ کی قسم اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہم پر اپنی سکینت نازل فرما کیونکہ ان کفار مکہ نے ہمارے خلاف سرکشی کی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ وَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَكَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ۔ (بخاری)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جنگ خندق کے موقع پر ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے کہ ایک جگہ سخت زمین آگئی تب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کھودتے کھودتے سخت زمین آگئی ہے کیا کیا جائے آپ نے فرمایا ٹھہرو میں خود آتا ہوں چنانچہ آپ اٹھے اور ہم نے دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے حضور کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ جابر کہتے ہیں کہ ہم تین دن سے بھوکے پیاسے تھے۔ حضور نے آتے ہی سخت جگہ پر کدال ماری تو وہ زمین کدال مارتے ہی نرم ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

"میں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوت یقین میں ترقی کریں"

(حضرت مسیح موعود)

عربی منظوم کلام

○

سَعَیْتُ وَمَا وَنَیْتُ بِشَوْقِ رَبِّیْ   اِلٰی اَنْ جَاءَنِیْ رَیَّا الْوِصَالِ

مَیں اپنے ربّ کے عشق میں اپنی پوری طاقت سے دوڑا اور سستی نہ کی یہاں تک کہ مجھے وصال کی خوشبو آگئی

وَقَدْ اُشْرِبْتُ کَاْسًا بَعْدَ کَاْسٍ   اِلٰی اَنْ لَّاحَ لِیْ نُوْرُ الْجَمَالِ

اور مجھے پیالوں پر پیالے پلائے گئے یہاں تک کہ جمالِ حقیقی کا نور مجھ پر جلوہ گر ہوا

وَقَدْ اُعْطِیْتُ ذَوْقًا بَعْدَ ذَوْقٍ   وَنَعْمَاءَ الْمَحَبَّةِ وَالدَّلَالِ

اور مجھے ذوق پر ذوق اور محبت اور ناز کی نعمت عطا کی گئی ہے

وَجَدْتُّ حَیٰوةَ قَلْبِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ   وَعَادَتْ دَوْلَتِیْ بَعْدَ الزَّوَالِ

مَیں نے موت کے بعد اپنے دل کی زندگی پائی اور میری دولت زوال کے بعد واپس ہوئی

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِیْ   وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِیْ

دسترخوان کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج مَیں بے شمار گھرانوں کو رات دن کھلانے والا ہوں

اُزِیْدُ بِفَضْلِهٖ یَوْمًا فَیَوْمًا   وَاُصْلِیْ قَلْبَ مُنْتَظِرِ الْوَبَالِ

مَیں اُس کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہوں اور اپنی ہلاکت کے منتظر شخص کے دل کو آگ میں جلا رہا ہوں

اَلَا یَا حَاسِدِیْ خَفْ قَهْرَ رَبِّیْ   وَمَا اٰلُوْكَ نُصْحًا فِی الْمَقَالِ

اے میرے حاسد میرے خدا کے قہر سے ڈر اور مَیں تیری خیر خواہی کی بات کہنے میں کوتاہی نہیں کرتا

(درثمین عربی مترجم صفحہ ۱۰، ۱۱)

فارسی منظوم کلام

ہر کہ را علمے ز توحید حق است　　ہست اصل علمش از پیغمبرے

جس کسی کو توحید حق کا کچھ علم ہے اُس کے علم کی اصل کسی پیغمبر سے ہے

آں رسیدش از رہِ تعلیم ہا　　گو شود اکنوں ز نخوت منکرے

وہ اُسے اُن کی تعلیم سے ہی پہنچا ہے خواہ وہ اب تکبّر سے مُنکر ہو جائے

ہست قومے کج رو و ناپاک رائے　　آں کہ زیں پاکاں ہمے پیچد سرے

ایک گمراہ اور ناپاک قوم ایسی بھی ہے جو ان ناپاک لوگوں کا انکار کرتی ہے

دیدۂ شاں روئے حق ہرگز ندید　　بس سیہ کردند روئے دفترے

ان کی آنکھوں نے حق کا مُنہ کبھی نہیں دیکھا تھا اِس لئے اس بحث میں دفتر سیاہ کر ڈالے

شورِ بختی ہائے بخت شاں بہ بیں　　ناز بر چشم و گریزاں از خورے

اُن کی قسمت کی بدبختی کو دیکھ کہ اپنی آنکھ پر فخر کرتے ہیں اور سُورج سے بھاگتے ہیں

چشم گر بودے غنی از آفتاب　　کس نبودے تیز بیں چوں شپّرے

اگر آنکھ آفتاب سے مُستغنی ہوتی تو کوئی بھی چمگادڑ سے زیادہ تیز نظر نہ ہوتا

ہر کہ کور است و براہش صد مغاک　　وائے بروے گر ندارد رہبرے

جو کہ اندھا ہے اور اُس کے راستے میں سَو گڑھے ہیں اُس پر افسوس اگر اُس کا کوئی رہبر نہیں

(درثمین فارسی مترجم صفحہ ۱۸، ۱۹)

امام الکلام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے

"تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو ہر ایک نماز میں دعا کے واسطے کئی موقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ سجدہ وغیرہ آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب عشاء اور اس پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے موقع ہیں۔ اصل غرض اور مغز نماز کا دعا ہی ہے اور دعا خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے موافق ہے۔ عام طور پر دیکھو کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس طرح بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ گرتا ہے اور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور اس پر رحم کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔ یہ خیال غلط اور باطل ہے جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں لاتے ہیں اگر وہ حقیقی ایمان پیدا کرتے تو یہ کبھی نہ کہتے۔ جب کبھی کوئی خدا تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے جو کسی نے کہا ہے ۔

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لیکر آجاؤ صرف اتنی شرط ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچی تبدیلی پیدا کرو خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر انکے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔ محبت ایک ایسی شے ہے کہ انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر ایک نیا اور مصفا انسان بنا دیتی ہے پھر وہ وہ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا وہ وہ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ بقرہ ص ۴۷، ۴۸)

کلام الامام

وہ چلاتے ہیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے

"میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ **اجیب دعوۃ الداع اذا دعان** جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوزوگداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرلیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ میں قریب ہوں اگر میں بعید ہوتا تو میں اس کی سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سن سکتا اور اگر میں بعید ہوتا تو اس کی گوشہ تنہائی میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سن لیتا میرا اس دعا کو سن لینا بتاتا ہے کہ میں اس کے قریب ہوں۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے اضطراب سے دعائیں کی تھیں مگر وہ قبول نہیں ہوئیں پھر یہ آیت کس طرح درست ثابت ہوئی اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ بے شک **الداع** کے ایک معنی ہر پکارنے والے کے بھی ہیں مگر اس کے ایک معنی ایسے پکارنے والے کے بھی ہیں جس کا اوپر ذکر ہو رہا ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ بندے جو مجھے ملنے کے اضطراب میں اور سب کچھ بھول جاتے ہیں اور مجھ سے صرف میرا قرب اور وصال چاہتے ہیں میں ان کی دعا کو سنتا اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں **واذا سالک عبادی عنی** فرمایا ہے۔ یعنی وہ میرے بارے میں سوال کرتے ہیں...... پس جو شخص خدا تعالیٰ کا قرب مانگے اور وہ اسے نہ ملے اسے تو بے شک اعتراض ہو سکتا ہے لیکن دوسروں کے لئے اس میں کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں۔

پھر اس آیت کی عبارت ایسی ہے کہ اس سے اضطراب اور گھبراہٹ کی طرف خاص طور پر اشارہ پایا جاتا ہے بعض مضامین الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے لیکن وہ عبارت میں پنہاں ہوتے ہیں اور یہی حالت یہاں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میری طرف دوڑتے ہیں انکے اندر ایک اضطراب اور عشق پیدا ہوتا ہے اور وہ چلاتے ہیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے تو تو ان سے کہدے کہ میں تمہاری طرح کے پکارنے والے کی پکار کو کبھی رد نہیں کرتا بلکہ اسے ضرور سنتا اور قبول کرتا ہوں ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ **والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا** یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم ہے کہ ہم ضرور ان کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخش دیتے ہیں"۔

(تفسیر کبیر حضرت مصلح موعود جلد دوم ص ۳۹۹-۴۰۰)

❀ ❀ ❀

میں خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں۔ دنیا کی تعمیر نو کا کام ہم نے کرنا ہے

جو توحید خالص سے وابستہ ہیں ان کو خوشخبری ہو کہ خدا کے نزدیک آئے دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں کر سکتی

جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۷ واں جلسہ سالانہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء کو روایتی جوش و جذبے اور عقیدت و احترام کی فضا میں شروع ہو گیا۔ دنیا بھر کے کونے کونے سے آئے ہوئے ۸ ہزار افراد شریک ہوئے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق رات نو بجے اور برطانوی وقت کے مطابق سہ پہر ۵ بجے جلسہ گاہ تشریف لائے تو پنڈال زبردست نعروں سے گونج اٹھا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بابرکت شیریں منظوم کلام ترنم سے پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احمدی احباب کو جلسہ کے موقع پر میری نظم سننے کی عادت ہو گئی ہے۔ چنانچہ ایک دن میں جب صبح تہجد کے وقت بیدار ہوا تو میری زبان پر ایک مصرعہ تھا جو میری اس نظم کا پہلا مصرعہ ہے جو ابھی پیش کی جائے گی چنانچہ مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام نہایت خوبصورت ترنم سے پیش کیا جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

جو اجازت ہو تو عاشق در یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے نگار تک تو پہنچے

پاکستان کے وقت کے مطابق رات سوا دس بجے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ نے سوا

گھنٹہ تک افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔
حضرت امام جماعت احمدیہ منبر پر تشریف لائے تو پنڈال جس میں کئی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان اپنی اپنی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے کانوں سے ہیڈ فون لگائے بیٹھے تھے۔ ایک دفعہ پھر زبردست نعروں سے گونجنے لگا۔

حضور نے فرمایا احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز سے جماعت احمدیہ ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ مختلف انتظامات جس رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے امن عالم کے قیام میں اہم کردار ادا کرنا ہے اس بارے میں جماعت احمدیہ کی جو ذمہ داریاں ہیں اس پر آج میں اظہار خیال کروں گا۔ حضور نے فرمایا پہلے یہ انتظام تھا کہ میری آواز دنیا کے بہت سے ممالک تک براہ راست پہنچ جاتی تھی اس کے بعد یہ ترقی ہوئی کہ میری آواز اور تصویر بھی کئی ممالک تک جانے لگی۔ اور آج اس میں ترقی کا ایک نیا مرحلہ سامنے آیا ہے اور مشرق بعید اور جنوبی ایشیاء کے ممالک تک بھی میری آواز ہی نہیں بلکہ تصویر بھی پہنچ رہی ہے۔ حضور نے زبردست نعروں کے دوران فرمایا اس انتظام کے تحت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی بتائی گئی خبر پوری ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا اس اعتبار سے جماعت احمدیہ کی زندگی میں یہ ایک انقلابی دن ہے۔ احباب کرام نے حضور کے اس ارشاد کا زبردست نعروں سے خیر مقدم کیا تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر صرف نعروں سے نہیں بلکہ عمل سے بھی کیا جانا چاہیے اور درحقیقت اصل شکر تو وہی ہے جس کا دارومدار اعمال حسنہ پر ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے پرشوکت انداز میں باواز بلند فرمایا۔ ہم اللہ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلا کر دم لیں گے۔

حضور نے فرمایا اسی لئے میں نے آج کے خطاب کے لئے توحید کا موضوع چنا ہے وہی خدا ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی چابیاں ہیں۔ وہی مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہر چیز اس نے پیدا کی اور اس کے لئے پہلے سے اندازے مقرر فرما دیئے۔ وہ لوگ کیسے بدنصیب ہیں کہ اس کو چھوڑ کر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں جو کوئی بھی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ نہ اپنے لئے کوئی نفع حاصل کر سکتے ہیں نہ نقصان۔ جن کو اپنی زندگی پر بھی کوئی اختیار نہیں۔ موت پر بھی کوئی اختیار نہیں۔

حضور نے فرمایا یہ وہ پرشوکت کلام ہے جو اللہ نے اپنی توحید کے بارے میں ارشاد فرمایا جس کو سن کر جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن آج انسان بحیثیت انسان شرک میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اور ان دنیاوی طاقتوں کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا کی نئی تعمیر ہم کریں گے۔ حضور نے پرجوش آواز میں فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ دنیا کی تعمیر نو کا کام ہم نے کرنا ہے۔

اے احمدی جماعت! تم وہ جماعت ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ جب تک

خدائے واحد آپ کے ساتھ ہے دنیا کی کوئی طاقت آپ کو ہرگز گزند نہیں پہنچا سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے توحید کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ توحید پر سب سے بڑا ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرنے والا (فی الحقیقت تو خدا کی توحید پر کوئی ڈاکہ نہیں ڈال سکتا) انسانی نفس کا بت ہے۔ اس پر قابو پائیں اور اس پر قابو پانے کے لئے بھی خدا تعالیٰ ہی سے طاقت مانگیں۔ اس کے مقابلے پر کسی کو رازق نہ مانیں۔ کسی کو مالک نہ مانیں جب وہ رزق چھینتا ہے تو کسی کی پیش نہیں جاتی۔ دنیا کے مختلف ممالک میں پیدا ہونے والے اقتصادی بحرانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا جو خدا کے دیئے ہوئے رزق اور دولت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ ان سے دولت اور رزق لے لیا جاتا ہے۔ پھر وہ خدا تعالیٰ سے مانگنے کی بجائے بڑی طاقتوں سے مانگتے ہیں۔ حالانکہ جو خدا تعالیٰ پر اعتبار کرے اور خدا سے مانگے اسے کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی جس کے دل میں خدا کی محبت ہو اس کے دل میں کسی اور طاقت کی محبت جگہ پا ہی نہیں سکتی۔ حضور نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ ان حقائق کا عرفان حاصل کرکے انہیں اپنی زندگیوں میں جاری کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں جاری مظالم اور تشدد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جن خطرات کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا ایک ہی حل ہے کہ دنیا کو خدائے واحد کی طرف بلایا جائے۔ جب تک ہم دنیا کو خدا کی طرف واپس نہیں لاتے۔ ہماری بقاء اور ترقی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں مذکورہ بالا مضمون کی خوب کھول کر وضاحت فرمائی اور بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ موحدوں کی راہ میں بڑی تکالیف بھی آتی ہیں ان سے ابھی سے ہوشیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں سفر کے خطرات سے آگاہ کرتا ہوں مگر یہ بھی بتاتا ہوں کہ آخر کار سچائی کی فتح ہوگی۔ خدا تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ ہمیشہ توحید کے نام لیواؤں کی حمایت کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا

جہاں اپنے غلبے کا فتنہ آپ کے دلوں میں آگیا وہیں توحید کا سفر ختم ہو کر انانیت کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں۔ کیونکہ اللہ تو ہمیشہ توحید کے حامیوں کی حمایت کرتا ہے اگر آپ ساری دنیا میں توحید کا پیغام پھیلانا چاہتے ہیں تو مدد بھی اسی سے مانگیں اور توفیق بھی اسی سے مانگیں حضور نے فرمایا خدا کی توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور جو توحید خالص سے وابستہ ہیں ان کو خوشخبری ہو کہ خدا کے نزدیک اسے دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں کر سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا کی بڑی مرض جس نے دنیا کو ہلاک کیا وہ یہ ہے کہ تمام صفات حسنہ کو اللہ کی طرف

منسوب نہ کرنا۔ اور کسی اور کی طرف منسوب کر دینا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے ذرے ذرے میں خدا کے احسانات شامل ہیں ان کا تو شمار بھی ممکن نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج سے ۲۰ ارب سال پہلے بگ بینگ Big Bang (عظیم دھماکہ) کے ذریعے دنیا وجود میں آئی۔ اس سارے عرصے میں جس کا تصور بھی صحیح طور پر ممکن نہیں۔ ہر ذرے پر اور ہر لمحے پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جو ہر آن نئی شکل میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ تمام احسانات ۲۰ ارب سالوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انسان کی ذات میں بھی مجتمع ہیں۔

حضور نے فرمایا توحید کامل کا دوسرا پہلو بنی نوع انسان کے حقوق سے پہلو تہی نہ کرنا ہے۔ آج دنیا کی بڑی طاقتوں نے اس کو نظرانداز کر کے اپنی تباہی کا سامان کیا ہے۔ توحید کا تقاضا ہے کہ تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دے کر ہر تفریق کو مٹا دیا جائے اور خدا کی خاطر خدا کے بندوں سے پیار کیا جائے۔

ہندوستان کے دورہ کا ذکر

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہندوستان اور قادیان کے دورہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس دورے میں ہندوستان کے مختلف دانشوروں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ میں نے سب کو یہی پیغام دیا کہ توحید کی طرف لوٹ آؤ۔ آپس کے تعلقات میں خدا کی خاطر محبت اختیار کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ویسے تو یہ دانشور اور مدبر بڑے سمجھ دار ہیں۔ مگر اپنی ناسمجھی سے پہلے وہ یہ سمجھے کہ میں یہ باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ میں اس جماعت کا نمائندہ ہوں جس پر پاکستان میں مظالم ہوئے ہیں اور میں شاید ان کے ملک میں پناہ لینے کے لئے آیا ہوں۔ جب میں نے یہ اندازہ لگایا تو میں نے واضح کیا کہ میں تو بنی نوع کا نمائندہ ہوں۔ اس خدا کا نمائندہ ہوں جس نے بنی نوع کو پیدا کیا ہے اس لئے ہرگز کوئی ایسی توقع نہ کرو کہ میں تم سے کوئی مدد یا پناہ لینے آیا ہوں۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ ہاں تم کو ہماری ضرورت ہے۔ جب تک تم ہماری عقل کے نور سے روشنی نہیں پاتے تمہارے مسائل کا حل ممکن نہیں ہے۔ میں نے انہیں کہا اور پاکستان سے بھی کہتا ہوں کہ آپس میں تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرو۔ چھوٹے چھوٹے اور ادنیٰ سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے بنی نوع انسان کے مقاصد کو نظرانداز نہ کرو ایک ہندو جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ دکھ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک سکھ جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ دکھ میں ہوتا ہے ایک مسلمان جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ تکلیف میں ہوتا ہے جب تک توحید کی برکت سے یہ سوچ پیدا نہ کرو گے خود کو بنی نوع انسان کی بہتری سے وابستہ نہیں کرو گے تم کبھی امن نہیں پا سکتے۔

حضور نے فرمایا دنیا میں جتنے مظالم ہیں وہ ساری شرک کی مختلف قسموں کے اختیار کرنے اور خدائے واحد سے

دور ہونے کا نتیجہ ہیں۔ اور آئندہ زمانے میں دکھوں کو دور کرنے کے لئے توحید پر قائم ہونا ہوگا۔ اس لئے آج پہلے سے بڑھ کر میرے اندر جوش پیدا کیا گیا ہے کہ ہم خود بھی توحید پر قائم ہو جائیں اور دنیا کو بھی اس کی طرف بلائیں اور اپنی اولادوں میں بھی توحید بھر دیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت بانی سلسلہ کے توحید کے بارے میں اقتباسات بیان کرتے ہوئے فرمایا آج توحید کے قیام کے لئے آپ نے اپنی جان مال عزت اور ہر کوشش سے کام لے کر کام کرنا ہے۔ حضور نے حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد سنایا کہ۔

"اسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو"۔

اس اقتباس کے دیگر حصے بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

اگر آپ اللہ کے بندوں پر رحم کرتے ہوئے تمام مخلوق کی بھلائی کرتے ہوئے توحید قائم کریں گے تو آپ آسمان پر بھی قبول کئے جائیں گے۔ اور زمین پر بھی قبول کئے جائیں گے۔

اپنے خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بسنے والے مجبور احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا درد ہمیشہ ہمارے دل میں زندہ ہے۔ اگر خدا نے ہماری دوری کو اس رنگ میں ٹال دیا ہے کہ گفتار کے ساتھ دیدار بھی میسر ہے تو وہ دوسرے رنگ میں بھی جدائی دور کرنے پر قادر ہے۔ خدا کرے کہ جلد ایسا ہو۔ حضور نے اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ ان کی آزمائش کے دن جلد ختم کردے۔

آخر میں حضور نے فرمایا خدا کرے کہ سارے پاکستانی احمدی امن میں آجائیں۔ جب احمدیوں کے امن کی دعا کریں تو پاکستان کے امن کی بھی دعا کریں۔ کیونکہ اسی میں پاکستان کے امن کی دعا شامل ہوگی+

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"توحید کے تین درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کی پرستش نہ کریں۔ نہ پتھر کی نہ آگ کی۔ نہ آدمی کی، نہ کسی ستارہ کی۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسباب پر بھی ایسے نہ گریں کہ گویا ایک قسم کا اُن کو ربوبیّت کے کارخانہ میں مستقل دخیل قرار دیں بلکہ ہمیشہ مسبّب پر نظر رہے نہ اسباب پر۔ تیسرا درجہ توحید کا یہ ہے کہ تجلّیاتِ الٰہیہ کا کامل مشاہدہ کرکے ہر یک غیر کے وجود کو کالعدم قرار دیں اور ایسا ہی اپنے وجود کو بھی۔ غرض ہر یک چیز نظر میں فانی دکھائی دے بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کامل الصّفات کے یہی روحانی زندگی ہے کہ یہ مراتب ثلٰثہ توحید کے حاصل ہو جائیں۔" (روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

نئی صدی کی کامیابیوں کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں

اے خُدا کے فضلو! ہم "جی آیاں نوں" کہتے ہیں

- ۱۳۰ ممالک میں احمدیت کا قیام
- ۵۷۳ نئی جگہوں پر جماعت کا قیام و نفاذ
- ۳۰۷ نئی بیوت الذکر کی تعمیر
- ۳۱ لاکھ قرآن کریم کی تقسیم
- ہزاروں آڈیو و ڈیو کیسٹوں کی اشاعت
- مخلص احمدیوں کی قربانی کا شاندار تذکرہ اور دعوتِ الی اللہ کے ایمان افروز واقعات و ثمرات
- افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ۱۵۷ مراکز قائم ہیں جبکہ دُنیا بھر میں ۱۲۷ باضابطہ مراکز کام کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۲ء کے دوسرے روز دُنیا بھر کے ممالک میں جماعتِ احمدیہ پر ہونیوالے افضال و انعامات کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ کے دوسرے دن کے اس دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز لندن کے وقت کے مطابق شام ۵ بجے اور پاکستان کے وقت کے مطابے رات ۹ بجے ہوا۔ تلاوت ترجمہ اور حضرت بانی سلسلہ کے منظوم کلام کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ محترم آفتاب احمد خان صاحب کو سٹیج پر بلایا تاکہ وہ اس اجلاس سے خطاب کرنے والے معزز مہمانوں کا تعارف کروائیں۔ محترم آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ ہمارے آج کے پہلے مہمان مقرر محترم بابا صاحب ہیں جو کہ حضرت بابا گورونانک کے خاندان کی ۱۵ ویں پشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور حضرت بابا گورونانک کا مقدس چولہ بھی انہی کی تحویل میں ہے۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ چولہ بابا نانک کی زیارت کے لئے گئے تو ان ہی کے بزرگوں نے حضور اور حضور کے ساتھیوں کا شاندار استقبال کیا اسی وقت سے ان کے خاندان کے حضرت بانی سلسلہ سے مخلصانہ تعلقات قائم ہیں۔

مکرم بابا صاحب مائک پر تشریف لائے تو احباب نے حضرت بابا گورونانک زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے پنجابی (گورمکھی) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج کے جلسہ پر

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو لاکھ لاکھ مبارک باد دیتا ہوں مجھے بہت خوشی ہے کیونکہ آج حضرت بابا گورو نانک کی اولاد کی ۱۵ ویں پشت کو جماعت احمدیہ کو مبارکباد دینے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیان میں پیدا ہوئے اور اسی ضلع گورداسپور میں ڈیرہ بابا نانک واقع ہے جہاں کا میں بھی رہنے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری درخواست ہے کہ اب جب بھی قادیان میں جلسہ ہو ہمیں اس کی اطلاع دی جائے اور میں خود بسیں مہیا کر کے ساری سنگت کو قادیان بھیجوں گا۔ اگر واہگہ بارڈر کے راستے آئیں تب بھی میں بارڈر پر آپ کا استقبال کروں گا۔ ان کی اس بات پر احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے زبردست نعرے لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کیا حضور ایدہ اللہ نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا۔ تقریر کے بعد محترم بابا صاحب نے حضور سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔

اس تقریب کے دوسرے مہمان مقرر جناب ہربنس سنگھ کنول میئر ہنسلو تھے۔ محترم آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ یہ بہت بڑی آبادی ہے۔ اور یہاں کے کونسلر ہمیشہ جماعت احمدیہ سے مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ فاضل مقرر نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں آج یہاں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ انہوں نے جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے کونے کونے سے احمدی افراد یہاں آئے ہیں اس سے جماعت احمدیہ نے بھائی چارے کی فضا حاصل کی ہے اور اس تقریب سے آپ کے اتحاد کا جو مظاہرہ ہوا ہے اس سے میں بہت خوش ہوں۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت کی بھلائی کے لئے جو لوگ بھی کام کرتے ہیں اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے انہوں نے امید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی جماعت احمدیہ کی مدد کرتا رہے گا۔ تقریر کے اختتام پر انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اس کے بعد زبردست نعروں کی گونج میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ مائیک پر تشریف لائے۔ حضور کا خطاب پاکستانی وقت کے مطابق رات کے دس بجنے میں پانچ منٹ پر شروع ہوا اور رات بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح حضور نے لگ بھگ ڈھائی گھنٹے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر یہاں آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر سارا سال اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہیں۔ اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں دنیا بھر میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں ان پر ہو رہی ہیں اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اللہ کی رحمت نازل نہ ہو رہی ہو حضور نے فرمایا ہمیں بہت سی

کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ مگر بہت کام ابھی کرنا باقی ہے اس لئے جتنی توفیق ہے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

نئے ممالک میں احمدیت

حضور نے فرمایا کہ میں یہاں جو بیان کرنے آتا ہوں وہ بڑی بڑی رپورٹوں کا خلاصہ در خلاصہ ہوتا ہے مگر پھر بھی سارا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں لیکن جو لوگ اعداد و شمار سننے کے عادی نہ ہوں ان کو نیند آنے لگتی ہے۔ اس لئے میں ساتھ ساتھ ایمان افروز واقعات بھی بیان کروں گا کیونکہ میں تو سلانے نہیں بلکہ جگانے کے لئے آیا ہوں۔ اس لئے آپ اس شان سے جاگیں کہ ساری دنیا کو جگا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال تک ۱۲۶ ممالک میں احمدیت قائم تھی۔ اس سال ان میں ۴ ممالک کا اضافہ ہونے کے بعد اب احمدیت ۱۳۰ ممالک میں قائم ہے ان ممالک میں بحرالکاہل کے دو جزائر گوام اور ایک اور جزیرہ اور سابق سوویت یونین کے دو ممالک لتھوانیا اور بیلورشیا ہیں۔ حضور نے فرمایا گذشتہ آٹھ سال میں جبکہ ہماری مخالفت بہت بڑھی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۰ نئے ممالک میں احمدیت رائج ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے امامت کی ذمہ داریاں اٹھائے۔ اس سال دس سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے آج میں اپنے خطاب میں اپنے دور امامت کے دس سالوں کا تذکرہ کروں گا۔

چنانچہ ۱۹۸۲ء میں دنیا کے ۸۷ ممالک میں احمدیت موجود تھی۔ دس سال کے اندر آج ۱۳۰ ممالک میں احمدیت نافذ ہو چکی ہے۔

بحرالکاہل کے جزائر میں احمدیت پھیلانے کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے محترم افتخار احمد ایاز صاحب کا خاص تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس رضا کار خادم دین کی کوششوں سے بحرالکاہل کے ۱۰ جزائر میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد و حساب اجر عطا کرے۔ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے داماد ہیں۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

حضور نے فرمایا پاکستان کے علاوہ اس سال دنیا بھر میں ۳۴۲ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں جبکہ ۲۳۳ نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جہاں جماعت قائم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر باقاعدہ تنظیم اور جماعت کا مرکز قائم ہے جبکہ پودا لگنے سے مراد یہ ہے کہ اس جگہ پر چند احمدی موجود ہیں باقاعدہ تنظیم ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس طرح سے دونوں صورتوں کو ملا کر اس سال ۵۷۳ نئی جماعتیں عطا ہوئی ہیں۔ اس طرح گذشتہ دس سال میں ۳۸۲۴ نئی جماعتیں حاصل ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے ضمن میں ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ کا براعظم سر فہرست ہے۔ افریقی قوم بہت وسیع حوصلہ رکھنے والی ہے کھلا ذہن اور منطقی سوچ رکھتے ہیں انکی پسماندگی صرف اقتصادی میدان میں ہے ورنہ علمی، روحانی اور ذہنی اعتبار سے انہوں نے اپنی صلاحیتوں میں ساری دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں جہاں احمدیت کو ترقی ملتی ہے وہاں سختیاں بھی ہوتی ہیں تشدد بھی ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی مدد ظاہر کرتا ہے اس ضمن میں صرف پاکستان کا شکوہ نہ کریں یہ بات ہماری تربیت کا حصہ ہے کہ ہم خدا کے نام لیوا ہیں اور اس جرم میں ہمیشہ دنیا سے سزا پاتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے کئی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

نئی بیوت الذکر کا قیام

حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ذکر کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس سال ہمیں ۳۰۷ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق حاصل ہوئی جبکہ ۸۰ زیر تعمیر ہیں۔ پچھلے دس سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۹۰ یعنی قریباً ڈیڑھ ہزار بیوت دنیا کے مختلف علاقوں میں قائم کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس کے علاوہ اس سال ۸۰۶ بیوت الذکر اپنے امام اور نمازیوں سمیت احمدیت کو مل گئی ہیں۔

حضور نے فرمایا مغربی ممالک میں بھی خوبصورت اور تقویٰ پر مبنی بیوت الذکر تعمیر ہو رہی ہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے جس کی بنیاد پر بیوت الذکر بنائی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ٹورانٹو میں بیت الذکر کی تعمیر کا ذکر کیا اور اس کے لئے حیرت انگیز مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔

ایک مخلص احمدی نے ایک ہزار ڈالر دیئے۔ پھر ان کی بیوی نے اپنا زیور پیش کیا۔ مگر اس پر بھی انہوں نے گھر جاکر کہا کہ میری اس مالی قربانی سے تسلی نہیں ہوئی براہ کرم آئیں اور میرے گھر کا سارا سامان بیچ کر اس کی رقم بیت الذکر کی تعمیر میں صرف کر دیں۔

ایک مخلص احمدی عورت نے بیت الذکر کے لئے گرانقدر چندہ دیا تو انہوں نے بتایا کہ میری شادی کا سارا زیور جو گم ہو گیا تھا اس قربانی کے نتیجہ میں اچانک مل گیا ہے۔ میں اللہ کے حضور شکرانے کے طور پر یہ سارا زیور بھی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے پیش کرتی ہوں۔

ایک اور فدائی احمدی نے ۲۵ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا اور ان کی اہلیہ نے ۳ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا لیکن کمپیوٹر کی غلطی سے ان کے نام بھی ۲۵ ہزار ڈالر کے عطیہ کا اعلان ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس غلطی کو اللہ کی رحمت

تصور کرتی ہوں یہ مزید ۲۲ ہزار ڈالر کا چیک ارسال ہے حضور نے فرمایا دنیا کے لوگ کمپیوٹر کی غلطی ہو جانے سے رقم طلب کرتے ہیں مگر احمدی کا جوش ایمان یہ ہے کہ وہ کمپیوٹر کی غلطی کو اپنے ایمان میں اضافے تصور کرتا ہے اور مزید ہزاروں ڈالر قربانی کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طالب علم کی شاندار قربانی کا بھی ذکر کیا جس نے اپنے اخراجات کے ایک ہزار ڈالر چندہ میں دے دیئے اور کہا کہ اگلے ماہ کی مجھے کوئی فکر نہیں میرا خدا خود انتظام کر دے گا۔ چند ہفتوں کے بعد اسے حکومت کی طرف سے اطلاع ملی کہ یہ ۱۴۰۰ ڈالر مزید وصول کرو کیونکہ غلطی سے یہ تمہیں نہیں دیئے گئے یہ بھی تمہاری رقم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کسی کو اپنی قربانی دکھانے کی ضرورت نہیں صرف اللہ سے رابطہ کرو اور اسی کو اپنی قربانی دکھاؤ وہ آخرت میں تو اجر دے گا ہی۔ اسی دنیا مین حساب برابر کر دیتا ہے۔

یورپ میں نئے مراکز کا قیام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال پولینڈ' ناروے' لتھوانیا اور ڈنمارک میں ایک ایک نیا مرکز قائم ہوا ہے۔ اس طرح اب یورپ میں جماعت احمدیہ کے مراکز کی تعداد ۴۰ ہو گئی ہے۔ پچھلے دس سال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۲ء میں یورپ کے ۸ ممالک میں ۱۲ مراکز تھے۔ جبکہ اب خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں ۱۵ ممالک میں ۴۰ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ پہلے مراکز بہت ہی چھوٹے تھے اور جماعت کی ضرورتوں کے لئے بہت ناکافی تھے اب تو اتنے بڑے بڑے مراکز بن گئے ہیں کہ ایک مرکز بھی پہلے کے سارے مراکز پر حاوی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک مخلص احمدی کی پیش کش کا ذکر فرمایا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اب جہاں بھی نیا مرکز بنانا ہو مجھے بتایا جائے میں اپنے خاندان کی طرف سے ایک پورے مشن کا خرچہ ادا کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اب جبکہ پولینڈ میں مرکز بننا تھا تو میں نے ان کو اندازے سے ذرا زیادہ خرچہ بتایا جو کہ انہوں نے فوراً ادا کر دیا۔ جب پولینڈ کا مرکز بنا تو اس میں سے خاصی رقم بچ گئی۔ اور یہ رقم لتھوانیا میں ایک نئے مرکز کے قیام کے لئے کافی تھی۔ اس طرح سے اس فدائی احمدی نے ایک مرکز کا وعدہ کرکے دو مراکز کے قیام کا ثواب حاصل کر لیا۔

وقار عمل

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقار عمل کے ذریعے غیر معمولی لگن سے بوسیدہ اور پرانی عمارتوں کو نئی خوبصورت عمارتوں کی شکل میں ڈھالا جا رہا ہے۔ وقار عمل میں حصہ لینے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور پیار دلوں میں جاگزیں ہوتا

ہے۔ جماعتی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۸۲ء میں امریکہ میں جماعت کے ۶ مراکز تھے جو کہ اب دس سال کے بعد ۲۲ ہو چکے ہیں۔ کینیڈا، برازیل میں وسیع رقبے خریدے گئے زمبیا میں قطعہ حاصل کر لیا گیا۔ افریقہ میں نئے مراکز کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ہمارے ۱۵۷ باقاعدہ مراکز قائم ہیں جبکہ ۱۹۸۲ء سے اب تک ۶۸ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا دنیا میں اس وقت کل ۱۱۲ مشن ہاؤسز ہیں جن کا انتظام جماعت احمدیہ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں مراکز کو سنبھالنا بڑے بڑے ملکوں کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کے مخلصین کی مالی قربانی کے نتیجہ میں یہ سارا کام ممکن ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے افضال ہم پر جتنے برسیں گے اتنی ہی زیادہ ہماری رفتار اور تیز ہوتی جائے گی۔ اس لئے ہم۔ اے خدا کے فضلو! "جی آیاں نوں" کہتے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں جتنے فضل زیادہ نازل ہونگے ہم زیادہ قربانیاں پیش کریں گے۔

دعوت الی اللہ

حضور نے فرمایا! خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ سے خوابیدہ روحیں جاگ رہی ہیں۔ اور وہ دن قریب آرہے ہیں کہ احمدیت میں فوج در فوج لوگوں کے داخل ہونے کا نظارہ دنیا دیکھے گی افریقہ کے ایک ملک میں پیراماؤنٹ چیف سمیت ۷۵،۱۱۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے قرآن کریم میں نصرت اور فتح کی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ جوق در جوق اس مذہب میں داخل ہوتے ہیں اس وقت دنیا کے پردے پر صرف ایک جماعت احمدیہ کے مقدر میں یہ سعادت آئی ہے جبکہ دوسرے سارے فرقے مل کر بھی یہ نظارہ پیش نہیں کر سکے۔ یہ کامیابیاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مظہر ہیں اس لئے اللہ کے انعامات کو مزید حاصل کرنے کے لئے اپنے دلوں کو تقویٰ سے سجاؤ اپنے دلوں کو کھولو نئے آنے والوں کے لئے کثرت سے دعائیں کرو یہ نئی صدی کی کامیابیوں کے آثار ہیں جو واضح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس لئے اے میرے عزیزو! اے میرے احمدیو! ان کے استقبال کے لئے تیاریاں کرو ہمارے مقاصد خالصتہً للّٰہی ہیں جن میں دنیا کی کوئی طلب نہیں اس لئے ان کے لئے دعائیں کرو۔ دعوت الی اللہ جب تک خدا کے فضل نہ ہوں پھل نہیں لا سکتی اس لئے دعائیں کریں کہ اے خدا ہم نے تو مالی کی طرح پانی ڈالنا تھا۔ پودے کی آبیاری کرنی تھی۔ اس لئے اے خدا اس کو پھل لگا!

دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بعض علاقوں میں، بعض ملکوں میں جماعت احمدیہ کے لئے تڑپ پیدا ہو گئی ہے اور وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی پہنچو اور جب وہاں پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کثرت سے انعامات سے نوازتا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ مخالفت اور تشدد کے واقعات بھی جاری ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر ہمیشہ پیار اور محبت کی نظر رکھتا ہے اور دعوت الی اللہ کرنے والوں پر خصوصی پیار کی نظر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان مع العسر یسرا"** کہ ہر مشکل سے آپ کو آرام ملے گا۔ داعی الی اللہ کی خدا تعالیٰ خود حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کے ایک کروڑ احمدی اس تجربہ کے شاہد ہیں کہ جب بھی ہم خدا کی راہ میں نکلے ہیں اس نے کبھی ہمیں رد نہیں کیا مشکلات پڑتی ہیں لیکن ہر مشکل کی کوکھ سے کامیابی جنم لیتی ہے۔

سیرالیون میں ہونے والے ایک عجیب ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک مخلص احمدی خدمت دین کے خیال سے نکلے تو ایک ایسی جگہ پکڑے گئے جو باغیوں کا مرکز تھا اور وہ ہر روز ایک قیدی کو پکڑ کر ذبح کرتے تھے۔ ان کی بھی ایک دن باری آگئی۔ ان کو ایک تختے سے باندھ دیا گیا کہ ابھی ان کو ذبح کردیں گے۔ کہ ایک عجیب واقعہ ہوا۔ باغیوں کے درمیان اس بات پر تکرار شروع ہوگئی کہ ایک کہتا تھا کہ میں ذبح کروں گا دوسرا کہتا تھا کہ میں کروں گا۔ یہ بات اتنی بڑھ گئی کہ آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ ہنگامہ سن کران کا چیف وہاں آیا۔ وہ ان کی لڑائی دیکھ کر اتنا ناراض ہوا کہ اس نے کہا کہ اس قیدی کو رہا کردو اور باقی سارے قیدیوں کو بھی رہا کردو۔ یہ سب قیدیوں کے ساتھ رہا ہو کر جب شہر آئے تو حکومت نے ان کو اس جرم میں پکڑ لیا کہ یہ باغیوں سے ملے ہوئے ہیں۔ تاہم تحقیق ہوئی تو نہ صرف ان کو باعزت بری کیا گیا بلکہ اس سب عرصے کی تنخواہ بھی ادا کردی گئی۔ جو ایک بڑی رقم تھی چنانچہ اس مخلص احمدی نے اس تمام آمد کا 1/10 حصہ جو ۲۵ ہزار لیون بنتا تھا جماعت کو چندہ میں دے دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کی رحمت کا تو ایک قطرہ بھی اتنا پیارا ہوتا ہے کہ ہمیں رحمتوں کا سمندر دکھائی دیتا ہے حضور نے فرمایا کہ دعا کریں، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری زندگیوں میں وہ دن دکھادے کہ ایک کروڑ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوجائیں۔

ایمان افروز واقعات کے بیان میں حضور ایدہ اللہ نے ایک اور عجیب حیرت کن واقعہ بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا بنگلہ دیش میں ایک معزز تعلیم یافتہ ایک دن ہمارے مشن ہاؤس آئے تو وہاں پر میری تصویر دیکھ کر حیران اور ششدر رہ گئے۔ ہمارے لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے میری تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص چند دنوں سے روزانہ صبح مجھے نماز کے لئے جگانے آتا ہے۔ وہ صاحب اتنے حیران ہوئے کہ وہیں پر بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قیدیوں پر بھی رحم کی نظر ڈالیں۔ یہ بھی ہمارے مذہب کی اخلاقی تعلیمات کا حصہ ہے۔ چنانچہ احباب جماعت نے اسیران راہ مولا کے صدقے دنیا بھر میں اسیران کی بہبود کے لئے کام کئے ہیں۔ ایک ملک میں ایک قیدی رہا ہو کر آئے تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے ہمیں احمدی کرکے یہاں جماعت احمدیہ قائم کی ہے۔ ہم نے یہ طریق مقرر کیا ہے کہ جب ہمارا کوئی قیدی ساتھی کسی دوسری جیل میں تبدیل ہوتا ہے تو ہم اسے ساری باتیں بتا کر بھیجتے

ہیں۔ چنانچہ دوسری جیلوں میں منتقل ہونے والے قیدیوں نے ۳ جیلوں میں قیدیوں کو احمدی کر کے وہاں جماعت قائم کردی ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی اسیران راہ مولا کو رہا کرے ان کی تکالیف کے دن ختم کرے۔

حضور نے فرمایا اللہ کے فضلوں کی سینکڑوں ہزاروں خوشبوئیں آنے لگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضلوں کو ہمیشہ جاری رکھے اور تائید و نصرت فرماتا رہے۔

آڈیو کیسٹ کے شعبہ کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس شعبہ نے دنیا بھر میں دس ہزار ۱۴۰ کیسٹس بجھوائی ہیں۔ یہ سارا کام طوعی طور پر ایک پورا خاندان کرتا ہے۔

ویڈیو کے شعبہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسوال برادران کو اللہ تعالیٰ نے بہت اہم خدمات کی توفیق عطا کی ہے۔ انہوں نے نہایت عمدہ طریق پر ویڈیو کے کام کو منظم کیا ہے۔ اور ایک سال میں ۳ ہزار ۱۵۷ ویڈیو کیسٹس تیار کر کے دنیا بھر کی جماعتوں کو بجھوائی ہیں حضور نے فرمایا یہ جسوال برادران کے جنون کا پھل ہے کہ آج جاپان' انڈونیشیا' سنگاپور' بھارت' پاکستان اور روس میں ٹی۔وی کے ذریعے مواصلاتی سیارے کی مدد سے براہ راست یہ تقریر دکھائی جا رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے امید ظاہر کی کہ اس جلسہ سالانہ کی طرح آئندہ اب خطبات بھی پاکستان اور بھارت سمیت ان تمام ممالک میں دکھائے جانے ممکن ہو سکیں گے۔

جماعت احمدیہ کی طبی خدمات کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان دس سالوں میں ۹ ہسپتالوں کا اضافہ ہوا ہے۔ گھانا میں ایک ہومیو پیتھک شفاخانہ قائم کیا گیا۔ جو لوگ ہمارے شفاخانوں میں آتے ہیں۔ وہ خدا کے فضل سے شفا پاتے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں شفا کے سرچشمے جماعت احمدیہ کے ذریعے جاری ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ سابق سوویت یونین کی ریاست تاتارستان میں بھی افریقہ کی طرح بہت جلد ہسپتال قائم کردیا جائے گا۔

نئے اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرے دور امامت میں دس سال میں ۱۸ ممالک میں ۶۸ نئے جرائد و رسائل جاری ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں لندن سے جاری شدہ عربی رسالے التقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ رسالہ بہت عظیم خدمات بجالا رہا ہے اور اس کے ذریعے بہت سی بیعتیں ہو چکی ہیں۔

مختلف ممالک میں ہونے والی عظیم الشان نمائشوں میں جماعت احمدیہ کے سٹال لگائے جاتے ہیں اس ضمن میں ۳۹

ممالک میں ۱۱۴ نمائشوں میں جماعت احمدیہ کے سٹال لگائے گئے۔ خدا کے فضل سے ان جگہوں پر بہت کثرت سے جماعت احمدیہ کی کتب فروخت ہو رہی ہیں۔

وقف نو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور امامت کی ایک اور زبردست تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف نو تحریک میں اب تک دس ہزار ۲۶۹ بچے شامل ہو چکے ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا اس میں لڑکوں کا تناسب بڑا حیرت انگیز ہے۔ جو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ خدا کے فضل کے بغیر ممکن ہو۔ اس تعداد میں سات ہزار چھ سو بانوے لڑکے اور تین ہزار تہتر لڑکیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تحریک ایک معین وقت کے لئے جاری کی گئی تھی لیکن جب میں سکیم بند کرنے لگا تو بہت کثرت سے ایسے خطوط آئے کہ اس سکیم کو ابھی بند نہ کیا جائے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اب جاری ہے۔ حضور نے فرمایا اس سکیم کی برکت سے بہت سی بے اولاد احمدی خواتین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا کی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم کو اللہ کے فضل و کرم سے دس سال کے عرصے میں ۱۳لاکھ قرآن کریم دنیا بھر میں تقسیم کرنے کی سعادت ملی ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والی چینی ترجمہ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ چینی زبان کے ماہروں نے اس کی بے حد تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ آج تک چینی زبان میں جس قدر تراجم ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ترجمہ قرآن بھی جماعت احمدیہ کے ترجمے کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ترجمہ مکرم عثمان چینی صاحب نے کیا ہے۔

روس میں بیت الذکر کی تعمیر کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے یاد دلایا کہ پچھلے دو ایک برسوں میں جو روسی وفد آیا تھا اس نے یہ درخواست کی تھی کہ جب آپ روس میں پہلی بیت الذکر قائم کریں تو وہ ہمارے علاقے میں کریں چنانچہ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اس کے لئے ایک احمدی نے ۱۰لاکھ کا اور ایک نے ۵۰ لاکھ کا وعدہ کیا ہے۔ اس مرحلے پر حضور نے اعلان فرمایا کہ کراچی کی جماعت نے ایک کروڑ روپے کا وعدہ کیا ہے۔

حضور نے آخر میں فرمایا ہم تو اللہ کے فضل سے آگے ہی بڑھتے جائیں گے ہم نے خدا کے فضلوں کی منادی سے رکنا نہیں۔ حضور نے اسیران راہ مولا کی رہائی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور اسی طرح ان سب پاکستانیوں کے لئے دعا کی تحریک کی جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔

حضور نے اپنا براہ راست خطاب سننے والوں مشرق بعید اور بھارت و پاکستان کے احمدیوں کو اپنی طرف سے اور دیگر حاضرین کی طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچایا۔

مَیں متنبّہ کرتا ہُوں کہ بڑے سخت دن آنیوالے ہیں

آج بھی پاکستان پر اگر کوئی ابتلاء آئے تو پاکستان کے احمدی اسکی حفاظت کیلئے سب سے آگے ہونگے

ابھی وقت ہے کہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کیا جائے۔ مسلح افواج کے سربراہ اور سیاستدان مِل کر پاکستان کے حالات کو بہتر بنانے پر توجہ دیں اور قائد اعظم کے تصورِ پاکستان کو از سرِ نو تعمیر کریں

امروز قومِ من نشناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر معرکۃ الآراء اختتامی خطاب کا خلاصہ

اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور افواج پاکستان کے سربراہوں اور سیاست دانوں کو نصیحت کی کہ وہ مل کر بیٹھیں اور سر جوڑ کر ملک کے مسائل حل کرنے کے لئے غور کریں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے مہمان مقرر سیرالیون کے صدر کے ذاتی نمائندہ مسٹر ایکم اے جبریل Akim A Gibril کا تعارف کروایا۔ مسٹر جبریل اپنے ملک کے وزیر صحت سماجی امور اور مذہبی امور ہیں آپ جماعت احمدیہ سے دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔

مکرم ایکم جبریل صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں اپنی طرف سے سیرالیون کے صدر مملکت عوام اور حکومت کی طرف سے اس سالانہ جلسہ پر احباب کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے پہلی بار حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی تو اس کا گہرا اثر میرے دل پر ہوا۔ میں حضرت امام جماعت احمدیہ سے بار بار ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے

تعلیم اور صحت کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا سیرالیون کے عوام اور حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا۔ اس موقعے پر حضور نے حاضرین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سیرالیون کے وزیر صحت کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعائیہ نعرہ لگائیں اس پر احباب نے وزیر صحت سیرالیون زندہ باد کے نعرے لگائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب پاکستانی وقت کے مطابق دس بجنے میں دس منٹ پر شروع ہوا اور قریباً بارہ بجے رات ختم ہوا اس طرح سے حضور نے قریباً سوا دو گھنٹے خطاب فرمایا۔

حضور نے ارشاد باری تعالیٰ' اللہ تعالیٰ تمہیں عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے اور فحشاء منکرات اور بغاوت کے طریقوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے کی روشنی میں پاکستان کے حالات کا تجزیہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا : میرا مقدمہ اللہ کی عدالت میں ہے میں تو اپنے رب کے سامنے گریہ و زاری کرتا ہوں اور اسی کے آگے جھکتا ہوں اس لئے میرے خطاب سے کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہونے دیں۔ میں کوئی شکوہ نہیں کر رہا میرا مقصد صرف نصیحت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی بات کا آغاز قیام پاکستان سے کیا اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا۔ آپ نے کہا کہ قائد اعظم کوئی روایتی سیاستدان نہیں تھے بلکہ بہت ہی صاف دل اور صاف گو انسان تھے جو کسی سے بھی مرعوب ہوئے بغیر اپنا فیصلہ کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی خوش قسمتی تھی کہ ہماری تاریخ کے ایک اہم ترین موڑ پر پاکستان کو قائد اعظم کی قیادت میسر آئی۔

حضور ایدہ اللہ نے قائد اعظم کے مختلف ارشادات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ قائد اعظم ملک کے مختلف طبقوں قوموں اور فرقوں کے درمیان بہترین ہم آہنگی چاہتے تھے اور ذات پات یا مذہبی عقیدے کو ملک کی ترقی اور استحکام میں مزاحم نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔ اور مذہب کی بنیاد پر کسی سے کسی قسم کے امتیاز کے قائل نہ تھے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک پاکستان کے دنوں میں مختلف مذہبی راہنماؤں کی مخالفت کی تفاصیل بیان کیں۔ حضور نے اس مرحلہ پر قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ ساز جدوجہد کا ذکر فرمایا اور جماعت احمدیہ کے مخالف علماء مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے لوگوں کا بیان سنایا جنہوں نے کھلے بندوں اعتراف کیا کہ پاکستان کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ نے قائد اعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ پاکستان بننے کا اعلان ہونے کے بعد قادیان کی مختصر سی بستی نے ہزاروں پناہ گزینوں کی جو دن رات خدمت کی اس کا ذکر کیا۔ ایک مرحلے پر ان پناہ گزینوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہو گئی جو اطراف کے بیس میل کے علاقے سے وہاں پناہ لینے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسلسل کئی دن رات چوبیس چوبیس گھنٹے جاگ کر ان پناہ گزینوں کی خدمت کی۔ ان کو خوراک لباس فراہم کیا اور پاکستان روانگی کا

بندوبست کیا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع کردہ کتاب "کاروان سخت جان" سے حوالے پیش کئے جس کے الفاظ یہ تھے کہ

"بیس بیس میل کے فاصلے سے لوگ قادیان میں پناہ لینے آگئے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باواز بلند فرمایا آج بھی پاکستان پر اگر کوئی ابتلاء آئے تو پاکستان کے احمدی اس کی حفاظت کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔ پاکستان کا ہر احمدی اپنے ملک کا سب سے بڑھ کر وفادار ہوگا۔ پاکستان کی خدمت کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے پاک فوج میں بھرتی ہونے کے لئے جماعت احمدیہ کی خواتین کے زندہ جاوید کردار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جب حکومت پاکستان کو وطن کے دفاع کے لئے فوجی بھرتی کی ضرورت پیش آئی اور سرکاری حکام احمدیوں کے ایک گاؤں میں پہنچے اور بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے حکم دیا ہے کہ وطن کے دفاع کے لئے فوج میں بھرتی ہوا جائے تو عورتوں نے اپنے بچوں کو ڈانٹ ڈانٹ کر فوج میں بھرتی کروایا۔ ایک عورت نے کہا کہ میرے دو بیٹوں اور دو پوتوں کو لے جاؤ اور اپنے بچوں اور پوتوں سے کہا کہ میں اس وقت تک اپنے گھر نہیں جاؤں گی جب تک تم فوج میں شامل ہونے کے لئے ان کے ساتھ نہ چلے جاؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان سب قربانیوں کے باوجود ۱۹۵۳ء میں یہی ان مذہبی راہنماؤں نے جو قیام پاکستان اور قائداعظم کے سخت مخالف تھے حکومت کے ساتھ مل گئے اور احمدیوں کے خلاف شورش برپا کردی اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر احمدیوں پر پاکستان کی زمین تنگ کردی گئی اور پھر یہی صورت حال ۱۹۸۴ء میں ہوئی جب صدر جنرل ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف آرڈی ننس نمبر ۲۰ جاری کیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور حکومت احمدیوں کے خلاف اتنی سنجیدہ ہے کہ ایک ضلعی ہسپتال میں نرسوں کے لئے اشتہار دیا گیا تو اس میں شائع کیا گیا کہ درخواست دینے والی خواتین احمدیت کے بانی کو جھوٹا سمجھنے کا حلفیہ بیان ساتھ منسلک کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدیوں کے خلاف کارروائیوں کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ اس آرڈی ننس کے تحت پاکستان کے چاروں صوبوں میں احمدیوں کے خلاف ۳۳۰۸ مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ نیز جرائم کی فہرست بھی سنائی۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے دردناک حالات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا اور ملک میں جو لاقانونیت' تشدد' جنسی جرائم اور کرپشن ہے اس پر خود اہل وطن نے جو تبصرے کئے ہیں ان کا ذکر کیا اور ملک کے شدید پریشان کن حالات کو کھول کر رکھ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں افواج پاکستان کے سربراہوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو ظلم قوم سے ہو چکے ہیں

ان کا اندازہ کرو جب تک فوج اس ملک سے کسی خرابی کو دور کرنے کا تہیہ نہ کرلے۔ سیاست دانوں میں جرات ہی نہیں کہ وہ ان کو دور کرے۔ حالات دن بدن خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ حضور نے افواج پاکستان اور سیاستدانوں کو اپیل کی کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں جو اب تک ہو چکا اسے ماضی میں دفن کردیں مستقبل کا سوچیں اس کے لئے ضروری ہے کہ قائداعظم کے تصور میں پناہ لیں اور اس سے بھی بڑھ کر اس ارشاد الٰہی میں پناہ لیں جس میں اللہ نے فرمایا ہے کہ عدل قائم کرو۔ اس سے بڑھ کر احسان کرو اور اس سے بھی اگلا مرتبہ یہ ہے کہ ایتاء ذی القربیٰ کرو یعنی انسانوں سے بلا تفریق مذہب و ملت اور رنگ و نسل اتنی محبت اور نیک سلوک کرو جیسے اپنے قریبی عزیزوں سے کرتے ہو۔ اخلاق کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہو جاؤ۔ اسی میں قوم کی بقا ہے۔ اسی میں قوم کی نجات ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے۔ ابھی وقت ہے۔ ابھی آخری بات نہیں ہوئی۔ اگر اب بھی قوم نے اپنے اعمال و کردار کو ٹھیک نہ کیا تو میں متنبہ کرتا ہوں کہ بڑے سخت دن آنے والے ہیں۔ اس کے بعد پھر فرار کی سب راہیں بند ہو جائیں گی۔ اور ایسا عذاب آئے گا جس سے کوئی نہ بچا سکے گا اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس عذاب سے بچائے۔

حضور ایدہ اللہ کی تازہ نظم

آخر میں حضور ایدہ اللہ کی تازہ نظم جو حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے) کے وصال پر حضور نے کہی تھی۔ مکرم عصمت اللہ صاحب نے ترنم سے سنائی۔ یہ نظم بہت ہی دردناک کیفیات کی حامل تھی۔

آخر میں دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

مواصلاتی سیارے کے ذریعے روابط

جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کی خاص اور غیر معمولی بات یہ تھی کہ اس بار یہ جلسہ سالانہ مشرق بعید کے ممالک انڈونیشیا، جاپان، سنگاپور، جنوبی ایشیا کے ممالک بھارت، پاکستان اور روس میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے ٹی وی پر براہ راست دیکھا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے تینوں دنوں کے روح پرور خطابات پاکستان کے کئی شہروں میں اور ربوہ میں بھی احباب نے بڑے ذوق و شوق سے دیکھے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل یورپ کے تمام ممالک کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ جلسہ، عیدین اور خطبات جمعہ براہ راست ٹی وی پر دیکھتے ہیں۔ یہ ساری کارروائی جسوال برادرز کا کارنامہ ہے۔ اس کے پروڈیوسر مکرم وسیم احمد صاحب جسوال ہیں اور ایڈمنسٹریشن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کی ہے اللہ سب کو جزائے خیر دے۔ ہزاروں لاکھوں احمدی ان کے لئے دعا گو ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت مسیح موعود کا عشقِ قرآن و شفقت علیٰ خلق اللہ

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ)

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا یہ بھی ایک غیر معمولی اور بے نظیر پہلو ہے کہ آپ کو قرآن مجید سے ایک خاص لگاؤ اور محبت تھی۔ بہت کثرت سے پڑھتے۔ اور اس درد سے پڑھتے کہ آنکھوں نے آنسو رواں ہوتے۔

علامہ اقبال کے استاد، مولانا میر حسن صاحب آف سیالکوٹ بیان کرتے ہیں :-

"جن دنوں آپ سیالکوٹ میں تھے۔ کچہری کے کام سے واپس آکر قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بیٹھ کر۔ کھڑے ہو کر۔ ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی"۔

قرآن کریم کی تلاوت بہت کثرت سے کرتے اور بڑے تدبر سے کرتے۔ آپ کے فرزند خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے۔ اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ خان بہادر صاحب کا بیان ہے کہ

"میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں، شاید دس ہزار مرتبہ پڑھا ہو"۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود قادیان سے بٹالہ گئے۔ بیل گاڑی پر آپ نے سفر کیا۔ ایک شخص نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس بیل گاڑی کے ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے، آپ نے قرآن شریف کا ورق نہیں الٹا اور انہیں سات آیتوں (سورہ فاتحہ) کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیئے۔ (سلسلہ احمدیہ ص ۱۳)

قرآن کریم کی تعریف میں بوجہ اس محبت کے جو آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کے لئے تھی، وہ گیت گائے ہیں جو بے مثال ہیں۔ گذشتہ چودہ سو برس میں بہت کم قرآن کریم کی تعریف میں ایسا مدحیہ کلام کہا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

پھر فرمایا :-

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفیٰ نکلا

قرآن کریم کی محبت کا ایسا جذبہ تھا کہ خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر خاص انداز میں محظوظ ہوتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے۔ ایک دفعہ آپ خدام کے ساتھ سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ انّ دنوں حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب آف حاجی پورہ کے داماد آئے ہوئے تھے۔ کسی نے حضور سے عرض کیا حضور یہ قرآن بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا حضرت مفتی صاحب بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضور کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے قرآن کریم کی خاص محبت کا اندازہ اس بات سے بھی آپ لگائیں کہ آپ کی ساری کتب قرآن کریم کے معارف و حقائق سے بھری ہوئی ہیں۔

آپ کے اخلاق

حضرت مسیح موعود کے اخلاق میں خدمت خلق اور بنی نوع انسان سے شفقت اور دلی ہمدردی کا سلوک غیر معمولی طور پر نمایاں رنگ رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود بارہا فرمایا کرتے میں کسی شخص کا دشمن نہیں۔ میرا دل ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے معمور ہے۔ آپ کی محبت و شفقت کا دامن وسیع تھا۔ بلا امتیاز مذہب ہر ایک سے ہمدردی کرنا آپ کا ایمان تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ "میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں۔ کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں۔ کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ یہ محض ایک خوبصورت وعظ ہی نہیں بلکہ عمل بھی اس کے مطابق تھا۔

چند مثالیں آپ کے اعلیٰ اخلاق کی بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

(۱) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی روایت ہے۔ حضرت مسیح موعود کے طرز عمل سے یہ بات عام طور پر نظر آتی ہے کہ غرباء کی جماعت سے آپ بہت محبت کرتے۔ ان کی دلداری کرتے۔ بارہا فرماتے "یہ غریب لوگ بظاہر میلے کچیلے کپڑوں میں نظر آتے ہیں۔ مگر میں ان کو دیکھتا ہوں کہ خدمت دین کے جوش سے ان کے دل لبریز ہیں"۔

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

حضرت حافظ حامد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود سے بہت ہی قرب کا مقام حاصل تھا۔ حضور نے ان کی خدمت کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا "جیسی خدمت شیخ حامد علی نے کی ہے۔ وہ میری خدمت کسی دوسرے نے نہیں کی ہمیشہ میرے ساتھ رہا جنت میں بھی میرے ساتھ اسی طرح ہوگا"۔

یہ خوش خبری بہت ہی کم لوگوں کو آپ کے منہ سے ملی ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سیر سے واپس آرہے تھے۔ کہ ایک حافظ صاحب نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں۔ ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لیں۔ حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو۔ حضور اقدس نے فرمایا نماز اور استغفار دل کی غفلت کا عمدہ علاج ہے۔ نماز میں دعا کرنی چاہئیے اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال دے۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے کسی وقت منظور ہو جائے (ملفوظات جلد ۴ ص ۲۴۵)

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی کا بیان ہے۔

ایک دفعہ مجھے ریل میں حضور کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق نصیب ہوا۔ عام لوگ ریل میں سوار ہو کر باہر سے آنے والے مسافروں کے ساتھ ترش روئی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اس وقت بھی بعض لوگوں نے یہی رویہ اختیار کیا۔ ان میں ناچیز بھی تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے مسافر کے لئے جگہ خالی کر دی اور مجھے یوں مخاطب کر کے فرمایا۔

"اخلاق دکھانے کا یہی موقع ہے"

ایک معزز ہندو خاندانی دیوان صاحب قبل نماز ظہر ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء حضرت اقدس مسیح موعود کی ملاقات کے لئے قادیان آئے اور خواہش کی کہ کوئی نصیحت ان کو کی جائے آپ نے ہمدردی کے انداز میں نصیحت کی۔ بے حد متاثر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے۔ کہ مرزا صاحب تو کسی سے بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بد خلقی سے پیش آتے ہیں۔ میں نے یہ سب اس کے خلاف پائی اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور خدمت کرنے والا اور مہمان نواز دیکھا ہے۔

حضور نے ان کی بات کو سن کر فرمایا "ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس

کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا"۔(بدر ۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا کہ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰۔۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی اس اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لیکر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے محروم رہا۔ (ملفوظات جلد ا ص ۴۴۲)

حضور کا طریق مبارک تھا کہ اپنے خدام کو ہمیشہ ادب و احترام سے پکارتے۔ تحریروں میں حضرت اخویم مولوی صاحب۔ اخویم حبی فی اللہ مولوی صاحب لکھتے۔ چھوٹے بڑے ذات پات کا ہرگز خیال نہ ہوتا۔

حضور اقدس فرمایا کرتے۔ میرا سب کے ساتھ ایک جیسا تعلق ہے۔

مکرم ڈاکٹر عطرالدین صاحب کی روایت ہے۔ حضور کی عادت تھی جہاں تشریف لے جاتے سب سے پہلے السلام علیکم کہتے۔ ایک دفعہ جبکہ میری عمر تیرہ چودہ برس کی تھی اور طالب علم تھا۔ بالکل غریب۔ سر سے اور پاؤں سے ننگا میں مدرسے کے مغربی دروازہ پر کھڑا تھا۔ حضور تشریف لائے۔ اور آتے ہی حضور نے خاکسار کو السلام علیکم کہا۔ حضور اقدس کا یہ طریق بھی تھا کہ جب کوئی شخص بات کرتا تو حضور سنتے رہتے جب تک کہ وہ بات کو ختم نہ کرلیتا۔ لاریب مساویانہ سلوک اور سب سے ایک جیسا تعلق کا معاملہ حضور اقدس کا خاص وصف تھا۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب بیان کرتے ہیں :۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ سب کو ایک ہی کھانا دیا جائے خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا حضور! غریب تو دال کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بعض غرباء ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو اپنے گھروں میں دال بھی میسر نہیں آتی۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا دوسرے کو گوشت یا پلاؤ کھاتے دیکھ کر تو ان کے دل میں بھی خواہش ہوتی ہے۔ کہ ہمیں بھی گوشت یا پلاؤ ملے۔ اس لئے سب کو ایک ہی کھانا دیا جائے۔ گوشت پلاؤ وغیرہ دو' تو سب کو دو۔ دال دو تو سب کو دو۔ میرے مرید خواہ وہ غریب ہوں یا امیر میرا ان کے ساتھ ایک جیسا تعلق ہے۔

(حیات بقاپوری حصہ دوم ص ۱۰۴)

وفاداری اور حق رفاقت کی آپ کے دل میں بہت قدر تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود نے خاص طور پر مجھے مخاطب کرکے فرمایا "میرے خلق کی پیروی کرو" حضرت مولوی صاحب بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور دعا کریں۔ آپ نے فرمایا۔

''اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھ عہد دوستی باندھا ہو تو مجھے اس قدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اس نے شراب پی ہو تو بھی بلا خوف لومتہ لائم اسے اٹھا لاؤں گا جب تک کہ وہ عہد دوستی ترک نہ کرے ہم خود نہ چھوڑیں گے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیوں کو ترک کرے گا وہ سخت گناہ گار ہوگا''۔

(ملفوظات جلد ۷، ص ۲۷)

ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب جو رشتہ میں آپ کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت مسیح موعود کے سخت مخالف۔ ہر طرح آپ کے لئے تکلیف کا باعث بنتے۔ انہوں نے ہی (بیت) کے سامنے دیوار چنوادی تھی۔ تا حضور کے خدام کو (بیت) میں آنے سے تکلیف ہو۔ کوئی موقع تکلیف اور دکھ پہنچانے کا ہو وہ ضائع نہ کرتے۔ ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے۔ اور قادیان میں اس وقت کوئی اور طبیب نہ تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت مسیح موعود کو اطلاع دی۔ باوجود سخت مخالفت کے آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج تجویز کیا۔ جس سے بفضل خدا فائدہ ہوا۔ اور وہ صحت یاب ہو گئے برادرانہ سلوک اور حق رفاقت کا کیا شاندار مظاہرہ ہے۔

دلداری۔ غریب نوازی اور خدمت خلق کا ایک اور نظارہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود کے قریبی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد قادیان کی بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت میاں نظام الدین جو لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ بہت غریب کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے آخر میں چند معزز مہمان آکر حضور اقدس کے قریب بیٹھتے گئے اور انکی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا حتی کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ آخر میں کھانا آیا تو حضور جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے آپ نے سالن کا ایک پیالہ اٹھایا۔ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں لے کر میاں نظام الدین صاحب سے فرمایا۔

''آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں''۔ یہ فرما کر حضور اور میاں نظام الدین صاحب نے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ حضرت منشی نظام الدین صاحب خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اور جو لوگ میاں نظام الدین صاحب کو عملاً'' پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

اس واقعہ سے جہاں تکبر۔ نخوت کے خلاف اور دلداری۔ مساوات۔ اخوت انسانی اور غریب نوازی کا جو عظیم سبق ملتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ غریبوں اور سوالیوں پر شفقت اور ان کی خدمت کا جو خاص جذبہ تھا وہ بھی آپ کی سیرت کا نمایاں پہلو ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرائے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔ اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے۔ شور سن کر باہر تشریف لائے۔ اور یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب عورت خستہ حال کھڑی ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو واقعہ کا علم ہوا اور غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا۔ اور فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے۔ اسے کچھ چاول دے کر رخصت کر دو اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو"۔

حضور کے پیشوا اور مطاع حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی شیوہ تھا۔ اگر غریب شخص کھانے کی چیز اٹھالے تو اسے سارق نہیں گردانتے تھے۔ بلکہ چشم پوشی سے کام لیتے تھے۔

مہمانوں کی مدارات کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا۔

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب جو چکوال کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے بیان کیا

"ایک دفعہ میں قادیان حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی غرض سے آیا سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہو گیا تو کسی نے دستک دی میرے کمرے کے دروازہ پر۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ تو حضرت مسیح موعود کھڑے تھے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ پینے کی عادت ہوگی اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں۔

سیٹھی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں کی خدمت میں کتنی لذت پاتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم)

محترم سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی روایت ہے۔ وہ قادیان آئے۔ حضور اقدس کی خدمت میں اطلاع ہوئی تو آپ باہر تشریف لائے اور سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"آج میری طبیعت علیل تھی میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔ جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اس لئے اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

(ملفوظات جلد نہم ص ۲۰۸)

ضرورت مندوں کی حاجت روائی

ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کا بھی خاص خیال حضرت اقدس کو رہتا تھا حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی جو ہندو سے احمدی ہوئے تھے۔ ان کا بیان ہے۔

"سردی کا موسم تھا۔ اور میرا بستر ہلکا تھا سردی بڑھ گئی اور دالان میں تازہ سیمنٹ کا پلستر ہوا تھا۔ کمرہ زیادہ ٹھنڈا ہو گیا۔ رات شدت سردی اور پورا بستر نہ ہونے کے باعث مجھے نیند نہ آئی۔ کروٹ لے لے کر یا بیٹھ کر رات گذاری بالآخر تھک کر میں لیٹ گیا۔ رات کے دو بجے ہونگے کچھ دیر بعد چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی اور حضرت مسیح موعود دالان میں داخل ہوئے میں سکڑا چارپائی پر پڑا رہا حضور کو توجہ ہوئی اور چارپائی کے قریب آکر غور سے دیکھا آہستگی سے اپنی پوستین اتار کر میرے اوپر ڈال دی میں مگن پڑا رہا ہلا جلا نہ بولا۔ حضور تشریف لے گئے گرم ہوتے ہی میں گہری نیند سو گیا۔ اور پھر صبح اذان سے جاگا۔ حضور صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے میں نے سلام عرض کیا حضور مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھے اور فرمایا۔

"میاں عبدالرحمان آپ نے تکلف کر کے تکلیف اٹھائی بستر کم تھا تو کیوں ہمیں اطلاع نہ دی شرط موت کی لگانا اور رنگ اجنبیت کا دکھانا ٹھیک نہیں۔ دو چار روز کی بات ہو تو اجنبیت انسان دکھا سکتا ہے۔ مگر عمر کی بازی لگا کر تکلف و اجنبیت میں پڑے رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے۔ جب آپ نے گھر چھوڑا ماں باپ چھوڑے وطن اور قبیلہ چھوڑ کر ہمارے پاس آگئے تو آپ کی ضروریات ہمارے ذمہ ہیں"۔

صبح کی نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی حضرت مسیح موعود نے حضرت حاجی حافظ حکیم فضل الدین صاحب سے ارشاد فرمایا کہ میاں عبدالرحمان کو آج ہی بستر تیار کروادیں آج ہی اور ان کی حسب پسند ان کو ساتھ لے کر بنوا دیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا حضرت مسیح موعود کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا۔ اور ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا۔ اور مجھے نیند آگئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرما رہے تھے اور ٹہل رہے تھے۔ جب میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے بڑی محبت سے پوچھا مولوی صاحب! آپ کیوں اٹھ بیٹھے۔ میں نے کہا! حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے۔ تو میں ان کو روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے اللہ اللہ شفقت۔ خدمت اور احباب سے حق رفاقت کا کیا عالم تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از مولوی عبدالکریم صاحب)

آخر میں حضرت مسیح موعود کے اس حسن سلوک اور اعلیٰ خلق کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو معاندین اور دشمنوں سے آپ نے روا رکھا جس میں عفو کے علاوہ صبرو تحمل اور برداشت کا بھی غیر معمولی معاملہ نظر آتا ہے۔

لاہور شہر کا واقعہ ہے۔ ایک مولوی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے دو زانو بیٹھ کر آپ کو گندی گالیاں دیتا رہا۔ اور متواتر گالیاں دیتا چلا گیا۔ جب وہ تھک گیا تو حضور نے فرمایا "بس"۔ یہ سن کر وہ بدزبان سخت شرمندہ ہوا۔ اور اٹھ کر چلا گیا۔ ایک معزز ہندو جو اس وقت اس مجلس میں موجود تھے بے اختیار ہو کر کہنے لگے۔ کہ ہم نے مسیح ناصری کے بارہ میں سنا ہوا تھا کہ وہ بہت نرم مزاج تھے سختی کے مقابلہ میں نرمی کا رویہ اختیار کرتے۔ آج جو کچھ دیکھا پہلی روایت پر بھی یقین آگیا اور مرزا صاحب کو مسیح ناصری سے بھی زیادہ صابر پایا۔

میاں عبدالعزیز صاحب مغل' لاہور کے ایک معزز خاندان کے فرد تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ وہ قادیان گئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جب اطلاع ہوئی تو حضور باہر تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے فرمایا میاں عبدالعزیز گالیوں کے بھرے ہوئے خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں۔ (یہ خطوط حضور تھیلوں میں محفوظ فرمالیتے) ان کا وزن کیا تو پورے چار من نکلا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان فرماتے ہیں۔

حضور لاہور کی ایک مقامی (بیت) میں فریضہ نماز ادا کرکے واپس اپنی جائے رہائش کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک لحیم و شحیم قوی ہیکل شخص مہدی ہونے کا ادعا کرتا تھا اس نے پیچھے کی طرف سے آکر حضرت مسیح موعود پر اچانک حملہ کر دیا اور کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر حضور کو زور سے زمین پر دے مارنے کی کوشش کی۔ اس کے اچانک حملہ سے حضور کچھ ڈگمگا گئے حضور کا عمامہ مبارک گرتے گرتے بچا۔ سیالکوٹ کے ایک مخلص دوست سید امیر علی شاہ صاحب نے فوراً اس شخص کو پکڑ لیا۔ حضور نے دیکھا کہ وہ اور چند دوسرے اشخاص اسے مارنے لگے ہیں۔ تو حضور نے بڑی نرمی اور مسکراتے ہوئے فرمایا جانے دیں اسے کچھ نہ کہیں۔ بے چارہ سمجھتا ہے کہ ہم نے اس کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ اور اس کا حق چھین لیا ہے۔ حضور جب تک رہائش گاہ تک پہنچ نہ گئے پیچھے مڑ کر دیکھتے رہے۔ کہ کوئی شخص غصہ میں آکر مار نہ بیٹھے اور تاکید فرماتے جاتے کہ اسے کچھ نہ کہا جائے۔ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کی بات ہے امرتسر کے رہنے والے ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو بہت فحش اور گندی گالیاں دی تھیں ایک باغیرت اور مخلص خادم نے اس کا جواب درشتی سے دینا چاہا حضور اقدس نے فرمایا جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے۔ اور بات وہ کرنی چاہیے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اس حد تک بدی سے دیویں تو ہمارے کاروبار میں برکت نہیں رہتی.....

پھر فرمایا۔

"اہل حق کو در ہم برہم نہ ہونا چاہیئے۔ گندی بات قابل جواب ہی نہیں ہوا کرتی"۔

اور اپنی تصنیف "تقریریں ص۲۹" میں بھی یہ تلقین فرمائی۔

"یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذاء کو پسند نہیں کرتا۔ (-) بھی کینہ پرور نہیں ہو سکتا۔ ہاں دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں۔ کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینہ کی بھی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کی ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا۔ لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو"۔

(تقریریں ص۲۹)

مارٹن کلارک کے مشہور مقدمہ میں جو انتہائی درجہ کا سنگین مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود کو آپ کے دشمن عیسائی پادری ہندو اور متعصب مولوی پھانسی پر لٹکانا دیکھنا چاہتے تھے جب یہ سارا مقدمہ کپتان ڈگلس کی عدالت میں سماعت ہو چکا اور منصف جج نے حضرت مسیح موعود کو اپنی عدالت سے عزت سے کرسی پیش کی اور آپ کو بری قرار دیا اور دشمنوں کی تمام سازشوں اور منصوبوں کو پارہ پارہ کر دیا اور حق و صداقت کا ساتھ دیتے ہوئے بری کر دیا تو جج موصوف نے حضرت مسیح موعود سے یہ بھی کہا کہ مرزا صاحب اگر آپ چاہیں تو مارٹن کلارک کے خلاف مقدمہ کر سکتے ہیں۔ اس دشمن اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود نے عادل و منصف جج کی ترغیب کے باوجود اس کے ریمارکس سن کر فرمایا۔

"ہم کوئی مقدمہ نہیں کرنا چاہتے ہمارا مقدمہ آسمان پر ہے"۔

خدا کے مقبول مسیح و مہدی کا یہ کیسا پاک اور پیارا نمونہ ہے۔ کہ بلا تمیز ہر ایک سے عفو کا ہی سلوک نہیں کیا بلکہ دشمنوں تک کی عزتوں کی بھی حفاظت فرمائی۔ اور کسی سے انتقام لینا پسند نہیں کیا۔ اور سب کچھ اپنے محبوب خالق و مالک کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

حضور اقدس کی سیرت اور ان کی خوبصورت اور دلاویز باتوں کا ذکر کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو ان اخلاق سے متصف کریں اور اپنے عمل و قول کو انکے مطابق بنائیں۔ اور دنیا کے لئے ہم سچ مچ امن و آشتی محبت و پیار کی فضاء قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ انکے اعلیٰ اخلاق اور احسن نمونہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀ ❀ ❀

نتیجہ امتحان انصاراللہ سہ ماہی اوّل سہ ۱۹۹۲ء

انصاراللہ کے لئے علم وفضل میں ترقی کرنے کے مقصد سے منعقدہ مرکزی سہ ماہی امتحان اوّل ۱۹۹۲ء میں ۴۴ اضلاع کی کُل ۲۴۵ مجالس کے ۲۵۲۹ انصار شریک ہوئے۔

اِس امتحان میں جن انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی اُن کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:۔

۱۔	مکرم پیر محمد صاحب	(نورنگر ضلع میرپور خاص)	اوّل
۲۔	〃 محمد رمضان صاحب	(مصری شاہ۔ لاہور)	دوم
۳۔	〃 محمد شفیع سلیم صاحب	(کھاریاں ضلع گجرات)	سوم

نیز جن انصار نے اِس امتحان میں قابلِ تقلید ذوق وشوق اور محبت ونفاست اور محنت سے پرچے حل کرکے بروقت مرکز کو ارسال کئے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے اُن کے اسماءِ گرامی بغرضِ دعا وتحریک درج کئے جاتے ہیں:۔

مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب کپورتھلوی۔ اوکاڑہ
〃 مبارک علی حسنات صاحب۔ اسلام آباد شرقی
〃 ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور۔ نوکوٹ
〃 عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ ٹیچر)۔ سیالکوٹ
〃 محی الدین صدیقی صاحب۔ اورنگی ٹاؤن۔ کراچی
〃 اخوند فیاض احمد صاحب۔ لاہور کینٹ
〃 عزیز احمد طاہر صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ
〃 مقبول احمد صاحب۔ بہاولنگر
〃 راجہ ظہور احمد صاحب۔ نصیرہ ضلع گجرات
〃 حبیب اللہ خاں صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ
〃 ماسٹر مسعود احمد صاحب 〃 〃
〃 چوہدری غلام علی صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ
〃 سیّد سجاد احمد صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

مکرم سیّد عزیز حسین شاہ صاحب۔ نصیرہ
〃 محمد اسمٰعیل منیر صاحب۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ
〃 منور احمد ونیس صاحب۔ اورنگی۔ کراچی
〃 چوہدری عبدالغنی صاحب۔ فیصل آباد
〃 قریشی محمد عبداللہ صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ
〃 محمد منظور احمد خاں صاحب ایاز۔ گڑھی شاہو۔ لاہور
〃 رانا محمد خاں صاحب۔ بہاولنگر
〃 غلام نبی صاحب۔ تحصیل نارووال
〃 سلطان احمد صاحب پیرکوٹی۔ دارالرحمت غربی ربوہ
〃 محمد سلطان اکبر صاحب۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ
〃 چوہدری نذیر احمد صاحب۔ دارالبرکات۔ ربوہ
〃 ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ
〃 عبدالسمیع حسنی صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

مکرم محمد ارشد قریشی صاحب ۔ دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ
" محمد ابراہیم شاد صاحب ۔ خانیوال
" عبدالرحمٰن سیفی صاحب ۔ فیصل آباد
" میاں اقبال احمد صاحب ۔ راجن پور
" مسعود احمد ظفر صاحب ۔ عزیز آباد ۔ کراچی
" غلام محی الدین صاحب صادق ۔ النور ۔ کراچی
" عبدالرحیم بھٹہ صاحب ۔ بورے والا ضلع وہاڑی
" قریشی فصیح الدین احمد صاحب ۔ نارتھ کراچی
" عبدالسمیع صاحب طاہر ۔ عزیز آباد ۔ کراچی
" پروفیسر رفیق احمد ساہی صاحب ۔ بیت النور لاہور
" ملک عبدالعزیز صاحب ۔ دوالمیال
" محمد علیم الدین صاحب ۔ اسلام آباد
" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مغل ۔ نفیس نگر
" خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار ۔ راولپنڈی
" جان محمد صاحب ۔ چک ۸۴ سرشمیر روڈ
" صوفی رمضان علی صاحب ۔ ناصر آباد ۔ ربوہ
" مبشر احمد صاحب گوندل ۔ کوٹری
" میاں عبدالمنعم صاحب ۔ مغلپورہ ۔ لاہور

مکرم محبوب احمد صاحب ۔ جھنگ صدر
" نذیر احمد سعید صاحب ۔ ڈیرہ غازی خاں
" عبدالمنان فیاض صاحب ۔ اسلام آباد شرقی
" حکیم مرزا حبیب بیگ مدنی صاحب ۔ ناظم آباد ۔ کراچی
" شفقت حیات تبسم صاحب ۔ ماڈل کالونی ۔ کراچی
" طاہر احمد ہاشمی صاحب ۔ النور ۔ کراچی
" شیخ عبدالماجد صاحب ۔ سکھر
" عبدالعزیز منگلا صاحب ۔ بیت التوحید ۔ لاہور
" سید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری ۔ دستگیر ۔ کراچی
" مرزا اشرف الدین اشرف صاحب ۔ فیصل آباد
" ڈاکٹر ملک مبارک احمد صاحب ۔ گرین ٹاؤن ۔ لاہور
" ملک محمد اقبال صاحب ۔ پنجند
" سمیع اللہ صاحب (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) ۔ مارٹن روڈ کراچی
" چوہدری مبارک احمد صاحب ۔ راولپنڈی شہر
" محمد ابراہیم صاحب ۔ دارالصدر جنوبی ۔ ربوہ
" رشید احمد صاحب ۔ گلشن راوی ۔ لاہور
" چوہدری خورشید احمد صاحب ۔ سول لائن ۔ کوئٹہ
" محمد صادق صاحب ۔ مغلپورہ ۔ لاہور

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے والے تمام انصار بھائیوں کے علم و فضل میں اضافہ و ترقی عطا کرے صحت و سلامتی کے ساتھ ان کے ذہنوں کو جلاء بخشے اور نمایاں پوزیشن / خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے ۔ آمین

(شیخ منور احمد شمیم خالد قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ ربوہ)

ماھنامہ انصاراللہ کو ضرورت ہے آپ کے قلمی تعاون کی

سہ ماہی اوّل ۱۹۹۲ء میں سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصاراللہ

مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے ۱۹۹۲ء کے بجٹ سال کی پہلی سہ ماہی میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین

نام ضلع/ڈویژن	نام مجالس
کراچی	عزیز آباد
نواب شاہ	قاضی احمد
تھرپارکر	مٹھی
سکھر	ڈھرکی/شکارپور
مظفر گڑھ	بیٹ چنن والا، جتوئی شہر، ۱۵۱/M.L، حسین آباد، شہر سلطان، ۶۳۳/T.D.A، ڈھرو والا شمالی۔
لیہ	۱۷۱/T.D.A، ۱۷۲/T.D.A، ۳۷۵/T.D.A، ۴۲۶/T.D.A
بہاولنگر	۱۰۳/۶-R، ۱۱۱/۶-R، ۱۶۹/۷.R، ۲۷۸/۱۱-R، ہارون آباد
رحیم یار خاں	بستی کندھارا سنگھ، ۱۲۲-۱۲۳/N-P، لیاقت پور۔
جہلم/چکوال	دینہ، بھوچھال کلاں
آزاد کشمیر	دولیاہ جٹاں
لاہور	لدھیکے نیویں
شیخوپورہ	۱۲۳ سرانوالی بھلیر، شیروکے، فیض آباد، گھوچلی ورک لینڈ جھنڈر، ڈیرہ داد پوترے
خانیوال	۱۳/۸-R، ۲۴/۱۰-R، ۱۷۰/۱۰-R
وہاڑی	۱۹۰/E-B، ۴۹۱-۴۹۳/E-B، ۲۳/W-B
ساہیوال	۲۲/E-B

نام ضلع/ڈویژن	نام مجالس
راجن پور	داجل
سیالکوٹ/نارووال	دولت پور/نوشہرہ، ڈگری گھمن، گھٹیالیاں خورد، میانوالی سندھواں، غوطہ فتح گڑھ، مراڑہ، ظفروال۔
گوجرانوالہ	پیرکوٹ اوّل، حافظ آباد، فیروز والا، کولو تارڑ، نوکھر۔
گجرات	دھوریہ، دجوعہ، سدوکے، کنگ چنن، گڑھا جٹاں، مکیانہ، گوٹریالہ، پنڈ عزیز
جھنگ	کوٹ بہادر
فیصل آباد	تاندلیانوالہ، ۴۰ گ.ب، ۴۷ ر.ب، ۶۰ ر.ب، کھیم سنگھ والا، ۲۷ گ.ب، ۸۹ ج.ب، ۱۲۶ ر.ب، پہاڑنگ، ۱۳۹ ر.ب، گٹی، ۲۰۸ گ.ب، ۲۳۰ ر.ب، ۴۶۸ گ.ب، ۷۷ گ.ب، ۴۵ گ.ب۔
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۶/۳ ٹکڑا، ۲۸۱ ج.ب، ۳۰۰ ج.ب، ۳۱۴ ج.ب، ۵۱۹ گ.ب، ۳۴۲ گ.ب
سرگودھا	۳۳ جنوبی، ۸۲ جنوبی
خوشاب	خوشاب شہر

(قائد مال مجلس انصاراللہ پاکستان - ربوہ)

آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

نوروں نہلائے ہوئے قامت گلزار کے پاس
اک عجب چھاؤں میں ہم بیٹھے رہے یار کے پاس

اس کی ایک ایک نگہ دل پر پڑی ایسی کہ بس
عرض کرنے کو نہ تھا کچھ لبِ اظہار کے پاس

یوں ہم آغوش ہوا مجھ سے کہ سب ٹوٹ گئے
جتنے بھی بت تھے صنم خانہ پندار کے پاس

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سنتے اس کو
آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

پھر اسے سایہ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آ کے اک بار جو بیٹھا تری دیوار کے پاس

تجھ میں اک ایسی کشش ہے کہ بقول غالب
"خود بخود پہنچے ہے گل گوشہ دستار کے پاس"

تیرا سایا رہے سر پر تو کسی حشر کی دھوپ
سرد پڑ جائے جو آئے بھی گنہ گار کے پاس

عبیداللہ علیم

مدامی اور زندہ کرامت

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاقِ سیئہ کو چھوڑ کر عاداتِ ذمیمہ کو ترک کر کے خصائلِ حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت، تند مزاج اور غصہ ور ان عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت، اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے اور ایسا ہی خودستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے، تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہلِ کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رِند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارقِ عادت نشان کے قائل نہیں ہوتے، لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جُھکا لیا ہے اور [illegible] ار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دینِ حق کو قبول کر لیا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۹، ۹۰)

○